حمدیہ مجموعہ

لاشریک

مظفرؔ وارثی

www.facebook.com/owaisoloGy

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

’لا شریک‘ مظفؔر وارثی صدیقی مرحوم کا دوسرا حمدیہ مجموعہ ہے۔ اس سے قبل ’الحمد‘ کے نام سے پہلا مجموعۂ حمد و مناجات شایع ہو چکا ہے۔ زیرِ نظر پی ڈی ایف فائل میں صرف وہ حمدیہ کلام موجود ہیں جو ’الحمد‘ میں شامل نہیں ہیں۔

طالبِ دعا : ابو المیزاب اویس آبؔ رضوی

حمدیہ مجموعہ

لاشریک

مظفر وارثی

طالبِ دعا : ابو المیزاب اویس آبِ رضوی

www.facebook.com/owaisoloGy

علم و عرفان پبلشرز

C-7 ماتھر سٹریٹ لوئر مال روڈ لاہور فون: 7352332

E-mail:waqas_g_1999@yahoo.co.uk

انتساب

سجدۂ خامہ وسخن

مالک وکبریا کے نام

طالبِ دعا : ابو المیزاب اویس آبؔ رضوی

www.facebook.com/owaisoloGy

مولا

تو مولا میں بندہ

تو ہے ساری خوبیوں والا

میں ادنیٰ تو اعلیٰ

تو شیشہ میں کنکر پتھر

تو اجلا میں گندہ مولا تو مولا میں بندہ

O

آدم آدم کروں میں ہر دمؑ دم آئے دم جائے
مٹی کا اک ڈھیر ہے بندہ سانس اگر تھم جائے

دم ہی جیون کی مالا ہے

دم ہی گلے کا پھندہ۔۔۔مولا تو مولا میں بندہ

O

چاند اور سورج والے میری دنیا کالی کالی
تیری مرضی کے سکّوں سے میری جیب ہے خالی

لیکن میری ہر دھڑکن پر

تیرا نام ہے کندہ۔۔۔مولا تو مولا میں بندہ

داغ داغ ہے دامن پھر بھی تجھ سے آس لگاؤں

گھاٹ گھاٹ کا پانی پی کر من کی پیاس بجھاؤں

تیرے دیوانوں سے مانگوں

تیرے عشق کا چندہ۔۔۔مولا تو مولا میں بندہ

O

آنسو میرے ہیرے موتی، سارے تن پر ٹانکوں

دل میرا باہر کو آئے جب بھی اندر جھانکوں

درد کا اس دکھ بھرے جہاں میں

بھاؤ ہے کتنا مندہ۔۔۔مولا تو مولا میں بندہ

o

سب کچھ ترے اشارے پر ہو سکتا ہے
طوفاں زدہ کنارے پر ہو سکتا ہے

چاند اتر سکتا ہے کٹیاؤں میں بھی
مٹی کا حق تارے پر ہو سکتا ہے

چمنستاں بن سکتی ہے جنگل کی آگ
کھلتا پھول شرارے پر ہو سکتا ہے

گر سکتے ہیں ٹوٹ کے دھرتی پر افلاک
ذرۂ خاک منارے پر ہو سکتا ہے

جن و ملائیک بھی ہیں یہاں، تو انساں بھی
اور کسی سیّارے پر ہو سکتا ہے

تیرا رحم امیروں ہی کے لیے نہیں
بیکس پر بیچارے پر ہو سکتا ہے

بربادی میں ہو سکتی ہیں بہتریاں
نفع و سود خسارے پر ہو سکتا ہے

O

تصور سے بھی آگے تک در و دیوار کھل جائیں
مری آنکھوں پہ بھی یا رب ترے اَسرار کھل جائیں

میں تیری رحمتوں کے ہاتھ خود کو بیچنے نکلوں
مری تنہائیوں میں عشق کے بازار کھل جائیں

جوارِ عرش اعظم اس قدر مجھ کو عطا کر دے
مرے اندر کے غاروں پر ترے انوار کھل جائیں

اتاروں معرفت کی ناؤ جب تیرے سمندر میں
تو مجھ پر بادبانوں کی طرح منجدھار کھل جائیں

اندھیروں میں بھی تو اتنا نظر آنے لگے مجھ کو
کہ سنّاٹے بھی مانندِ لبِ اظہار کھل جائیں

ه

مرے مالک مرے حرفِ دعا کی لاج رکھ لینا
ملے توبہ کو رستہ، بابِ استغفار کھل جائیں

مظفؔر وارثی کی اس قدر تجھ تک رسائی ہو
کہ اس کے ذہن پر سب معنیِ افکار کھل جائیں

O

بادل کو شبنم کیا سمجھے سورج کو شرارہ کیا جانے
رحمٰن و رحیم ہے وہ کتنا، انساں بیچارہ کیا جانے

سب روشنیوں کا خالق وہ ہر مغرب وہ ہر مشرق وہ
اس کے انوار کی وسعت کو اک صبح کا تارہ کیا جانے

جو اس سے محبت کرتا ہے جو اس کی عبادت کرتا ہے
جو اس سے تجارت کرتا ہے نقصان خسارہ کیا جانے

ایزدِ عرش ایزد ہے کہاں، اونچائی کی سرحد ہے کہاں
گہرائی کی مسند ہے کہاں، یہ باتَ کنارہ کیا جانے

اللہ کی شان مظفر سے کیا پوچھتے ہو دنیا والو
ملتے ہیں کہاں دنیا کے سرے شاعر آوارہ کیا جانے

طالبِ دعا : ابو المیزاب اویس آبَ رضوی

O

جو چاہتا ہوں، اے میرے خدا ہو جاؤں
میں تجھ میں فنا ہو جاؤں

رنگ اپنے بھر دے میرے مصور مجھ میں
برسات ہو رحمت کی متواتر مجھ میں
غرقِ دریائے حمد و ثنا ہو جاؤں
میں تجھ میں فنا ہو جاؤں

اپنے میں فنا ہونے کی طلب تو دے گا
سجدوں کو مرے بیداریِ شب تو دے گا
بس دُھن ہے یہی میں صرف ترا ہو جاؤں
میں تجھ میں فنا ہو جاؤں

رہنے جو لگے ہر وقت جبیں سجدے میں
افلاک سے بھی اونچی ہو زمیں سجدے میں

خود اپنے لیے جنت کی ہوا ہو جاؤں
میں تجھ میں فنا ہو جاؤں

اندر کا دھواں خوشبوئے جہاں بن جائے
ہر ایک رُواں اس دل کی زباں بن جائے

میں مستقلاً اک حرفِ دعا ہو جاؤں
میں تجھ میں فنا ہو جاؤں

سایہ جو کرے دیوارِ حرم بھی مجھ پر
پڑ جائے جو تیرا عکسِ کرم بھی مجھ پر

اک آئنہ تسلیم و رضا ہو جاؤں
میں تجھ میں فنا ہو جاؤں

اتنی گہرائی میں روح مجھے ٹھہرائے
ہر سانس مرا پرچم کی طرح لہرائے

چپ رہتے ہوئے بھی حق کی صدا ہو جاؤں

میں تجھ میں فنا ہو جاؤں

حائل نہ ہوں راہ میں جاہ و حشم دنیا کے
کھل جائیں مری آنکھوں پہ بھرم دنیا کے
میں تن میں رہوں اور تن سے جدا ہو جاؤں

میں تجھ میں فنا ہو جاؤں

وہ سلسلہ ہو تجھ سے وابستگیوں کا
پت جھڑ میں بھی احساس ہو تازگیوں کا
اوپر سے نہیں اندر سے ہرا ہو جاؤں

میں تجھ میں فنا ہو جاؤں

مر جاؤں تو آئے صدائے بقا تربت سے
نکلوں نہ میں تیرے دائرۂ قربت سے
ہر زاویے سے تصویرِ وفا ہو جاؤں

میں تجھ میں فنا ہو جاؤں

O

حیات سے بڑا ہے کائنات سے بڑا ہے وہ
ثبوت سے عظیم ہے ثبات سے بڑا ہے وہ

۴۱

زبان ساتھ دے مگر شعور کی حدود تک
شعورِ لاشعور کی لغات سے بڑا ہے وہ

خدا کا اور بندۂ خدا کا کیا مقابلہ
ہر ایک چیز سے ہر ایک ذات سے بڑا ہے وہ

قریب سے قریب تر بعید سے بعید تر
رسائیِ حواس و نفسیات سے بڑا ہے وہ

ہم اس کی جس قدر ثنا کریں، ہے کم بہت ہی کم
کہ ساری خوبیوں سے سب صفات سے بڑا ہے وہ

کسی کی فکر و فہم کی گرفت میں نہ آ سکے
تخیلات سے تصوّرات سے بڑا ہے وہ

o

میرے احساس میں تو ہے مرے کردار میں تو
پیاس سے بڑھ کے ہے پیمانۂ اقرار میں تو

اختیارات بھی لیتے ہیں اجازت تجھ سے
سر میں تو سر پہ سجائی ہوئی دستار میں تو

دیدۂ ظاہر و باطن سے تجھے پہچانا
پردۂ خاک میں تو شاخِ ثمر دار میں تو

اپنی آنکھوں میں لگاؤں تجھے سُرمے کی طرح
نظر آ جائے اگر کوچہ و بازار میں تو

دیکھنے والی نظر دیکھ رہی ہے تجھ کو
آئنہ آئنہ تو پردۂ اَسرار میں تو

مختلف زاویوں سے دیکھ رہا ہوں تجھ کو
دن میں تو رات میں تو پھول میں تو خار میں تو

طالبِ دعا : ابو المیزاب اویس آبؔ رضوی

www.facebook.com/owaisoloGy

O

زمانے کی ہر ایک شے سے بلند۔۔۔ ذکر خدا
خدا کی خدا کے نبیؐ کی پسند۔۔۔ ذکر خدا

ہر اک رازِ دل پر نظر کھول دے۔۔۔ در کھول دے
کہ ہے درد مندوں کا بھی درد مند۔۔۔ ذکر خدا

جو قرآن کے راستے پر چلیں۔۔۔ پھولیں پھلیں
ارادوں پہ سوچوں یہ ڈالے کمند۔۔۔ ذکر خدا

خبر لائے دنیا کے اس پار کی۔۔۔ سنسار کی
ہواؤں کو کرتا ہے مٹھی میں بند۔۔۔ ذکرِ خدا

جو لمحہ ہو اس کی ثنا میں بسر۔۔۔ وہی معتبر
ہر اک سانس میں گھول دیتا ہے قند۔۔۔ ذکرِ خدا

مظفرؔ پہ احساں ہے وجدان کا۔۔۔ ایمان کا
کرے انتہائے طلب کو دو چند۔۔۔ ذکرِ خدا

o

وہ لامحدود ہے بیرون ہر منزل میں رہتا ہے
یہ دل بھی لامکاں ہے اس لیے اس دل میں رہتا ہے

وہ خالق بھی زمانے کا زمانہ بھی ہے نام اس کا
وہ ہر ماضی میں ہر اک حال و مستقبل میں رہتا ہے

شکست و فتح آنسو قہقہے احکام ہیں اس کے
وہی لاحاصلی میں ہے وہی حاصل میں رہتا ہے

پہنچتا ہے وہی اس تک، جو کر لے پار ذات اپنی
وہ رہنے کو تو ہر دریا میں ہر ساحل میں رہتا ہے

لگا لیتی ہے دانشمندیٔ مومن سراغ اس کا
وہ اک حل کی طرح ہر عقدۂ مشکل میں رہتا ہے

مظفر ہم جب اس کے ذکر کی محفل سجاتے ہیں
چراغوں کی طرح وہ گرمیٔ محفل میں رہتا ہے

o

دن ترا نام رات تیرا نام
اعتبارِ حیات تیرا نام

ذرے ذرے میں ہے وجود ترا
وحدتِ کائنات تیرا نام

کُل تری ذات جُزو ذات مری
میں تغیّر ثبات تیرا نام

میرے سجدے میں تو قیام میں تو
عشق کی کلّیات تیرا نام

جب کسی پیڑ پر نظر ڈالی
پڑھ لیا پات پات تیرا نام

تو معلّم تمام اِسموں کا
معنیِ ہر لغات تیرا نام

تو ہر انساں کی شاہ رگ سے قریب
یعنی ہر اک کے ساتھ تیرا نام

نکہتِ لازوال تیرا ذکر
روشنیِ نجات تیرا نام

مولا اپنی لگن میں لگائے رکھنا

میرے ماتھے پہ سجدے سجائے رکھنا

O

زندگی کے اندھیروں میں روشن رہوں

جب تلک سانس آئے سہاگن رہوں

موتیے رت جگوں کے کھلائے رکھنا

O

پورا اتروں سدا تیرے معیار پر

چاہے سورج رہے میری دیوار پر

میرے جیون پہ رحمت کے سائے رکھنا

O

طالبِ دعا : ابو المیزاب اویس آبؔ رضوی

www.facebook.com/owaisoloGy

عشق، تعلیمِ حق گوئی دیتا رہے
میرے اندر اذاں کوئی دیتا رہے
میرا سر اپنے آگے جھکائے رکھنا

o

تیری ڈوری نہ ہاتھوں سے چھوٹے کبھی
رابطہ میرا تجھ سے نہ ٹوٹے کبھی
روح کو میری مجھ سے ملائے رکھنا

o

لمحہ لمحہ تری دُھن لگی ہو مجھے
روزِ محشر نہ شرمندگی ہو مجھے
میرے حق میں فرشتوں کی رائے رکھنا

o

O

میرے اللہ تیری رضا چاہیے
تو جو مل جائے تو اور کیا چاہیے

عالمِ امر تک ہو رسائی مری
اپنے اندر بھی اک راستہ چاہیے

معصیت کا بدن ڈھانپنے کے لیے
تیرے رحم و کرم کی قبا چاہیے

مصطفیؐ کے نشان قدم پر چلوں
خاک پر سدرۃ المنتہا چاہیے

چودہ سو سال پہلے کا اس عہد سے
رابطہ راستہ ارتقا چاہیے

عشق کو میرے درکار ہے آگہی
اس بھڑکتے دیئے کو ہوا چاہیے

ہاتھ اٹھاتے ہی بھر جائے دامن مرا
ایسی تاثیر ایسی دعا چاہیے

O

حق تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہو

اس سے ڈرتے رہو

ذہن میں اس کے احکام رہتے رہیں

ذکر چلتا رہے اشک بہتے رہیں

بھیگتی روشنی میں نکھرتے رہو

اس سے ڈرتے رہو

بندگی کا حقیقت کا ایمان کا

معرفت کا شریعت کا قرآن کا

اپنی تصویر میں رنگ بھرتے رہو

اس سے ڈرتے رہو

جزوِ جاں کو اگر کُل کی ہے جستجو

ساحلِ روح کی ہے اگر آرزو

اپنی گہرائیوں میں اترتے رہو

اس سے ڈرتے رہو

رنگ ہی رنگ آنکھوں میں گُھل جائیں گے
راز ارض و سما تم پہ کُھل جائیں گے
کوچۂ عشق میں پاؤں دھرتے رہو
اس سے ڈرتے رہو

تابہ کے ساتھ دیں گی حسیں خواہشیں
صرف دنیا کی خاطر یہ آرائشیں
آخرت کے لیے بھی سنورتے رہو
اس سے ڈرتے رہو

لمحہ لمحہ کرے گا تمھیں یاد بھی
زندگی پاؤ گے موت کے بعد بھی
اس پہ مٹتے رہو اس پہ مرتے رہو
اس سے ڈرتے رہو

ناز اس پر اگر ہے مظفرؔ تمھیں
اس کی رحمت سمیٹے گی بڑھ کر تمھیں
ٹوٹ کر اپنے اندر بکھرتے رہو
اس سے ڈرتے رہو

O

اللہ اللہ کیا کر

اللہ کے آگے جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کر

اللہ اللہ کیا کر

جھکنے والی پیشانی کو بلند کرتا ہے وہ

جو اس سے ڈرتا ہے اس کو پسند کرتا ہے وہ

وہ تجھ کو خوشیاں دے گا تو اس کو خوش رکھا کر

اللہ اللہ کیا کر

یاد کیا کر اس کو وہ بھی تجھ کو یاد کرے گا

تیرے اندر کی ویرانی کو آباد کرے گا

دیکھ رہا ہے جو تجھ کو تو بھی اس کو دیکھا کر

اللہ اللہ کیا کر

آتے جاتے موسم سے پیغام لیا کر اس کا

جس نے تجھ کو گویائی دی نام لیا کر اس کا

شہ رگ سے بھی پاس ہے جو اس سے مت دور رہا کر

اللہ اللہ کیا کر

توبہ کرنا، شکر بجا لانا منصب ہے تیرا
تو اس کا بندہ ہے وہ خالق ہے رب ہے تیرا
ماں سے باپ سے بڑھ کر چاہنے والے کو چاہا کر
اللہ اللہ کیا کر

ہر طالب کو اس کی طلب سے سوا دیا کرتا ہے
ذرہ مانگو تو وہ ارض و سما دیا کرتا ہے
لوٹنی ہے رحمت اس کی تو راتوں کو جاگا کر
اللہ اللہ کیا کر

بند آنکھوں سے بھی تو اس کی طرف اگر آئے گا
دھیان کے پردے پر وہ تجھ کو صاف نظر آئے گا
اس کو پانا چاہتا ہے تو خود اپنا پیچھا کر
اللہ اللہ کیا کر

O

تیرا بندہ تری توصیف و ثنا کرتا ہے
میرا ہر سانس ترا شکر ادا کرتا ہے

تیرے آگے مری جھکتی ہوئی پیشانی سے
میری ہر صبح کا آغاز ہوا کرتا ہے

رحمتیں دیتی ہیں آواز گنہ گاروں کو
یہ کرشمہ بھی ترا عفو کیا کرتا ہے

رزق پہنچاتا ہے پتھر میں چھپے کیڑے کو
تو ہی سوکھی ہوئی شاخوں کو ہرا کرتا ہے

زندگی پر کبھی اتراؤں نہ مرنے سے ڈروں
تو ہی پیدا بھی کرے تو ہی فنا کرتا ہے

تیرے الطاف کسی کے لیے مخصوص نہیں
تو ہر اک چاہنے والے کی سنا کرتا ہے

خیر مقدم کیا کرتی ہیں اسی کی راہیں
تیرے کہنے کے مطابق جو چلا کرتا ہے

طالبِ دعا : ابو المیزاب اویس آبؔ رضوی

www.facebook.com/owaisoloGy

ہر کوئی تو تری جانب نہیں راغب ہوتا
تو جسے چاہے یہ توفیق عطا کرتا ہے

گیت گاتی ہیں بہاریں تری خلاّقی کے
سینۂ سنگ سے جب پھول کھلا کرتا ہے

بڑا ناداں ہے تجھے دور سمجھنے والا
تو رگ جاں سے بھی نزدیک رہا کرتا ہے

طالبِ دعا : ابو المیزاب اویس آبؔ رضوی

O

مسجد نورِ جاں میں پہنچا دے
اے خدا لامکاں میں پہنچا دے

عالمِ امر کا مسافر ہوں
مجھ کو اس کارواں میں پہنچا دے

قرب تیرا یقین بن جائے
اس مقامِ گماں میں پہنچا دے

اللہ اللہ ورد ہے میرا
خاک کو کہکشاں میں پہنچا دے

ہر نفس پر تری طرف دوڑوں
بے مکاں کو مکاں میں پہنچا دے

نو کے نو عرش پار کر جاؤں
حلقۂ عاشقاں میں پہنچا دے

کر دے اپنی محبتوں میں فنا
حجرۂ جاوداں میں پہنچا دے

کھینچ کر میرے گرد اپنی لکیر
سدرۂ بیکراں میں پہنچا دے

دیکھ لوں میں بھی کعبۂ بالا
ملکوتی اذاں میں پہنچا دے

میرے معبود اے مرے معبود
عبدیت کی اماں میں پہنچا دے

www.facebook.com/owaisoloGy

تو ہے مولا ایک

میرا دل اور دلبر ایک

تیرے کتنے ہی ساگر ہیں میرا ساگر ایک

آنکھیں دو ہیں سپنا ایک

تو ہے مولا ایک

O

تو جب داتا میرا میرے ہاتھ میں کاسہ کیوں

بادل تیرے دریا تیرے پھر میں پیاسا کیوں

یا تو میری پیاس بجھا دے

یا پھر مجھے جلا دے

کر دے کام ہے میرا ایک

تو ہے مولا ایک

O

شیشہ بھی دیکھوں تو سامنے آ جاتا ہے تو
گرنے لگتا ہوں تو تھامنے آ جاتا ہے تو

رنگ ہے خوشبو ہے جھونکا ہے
جانے تو کیا ہے

پردے کئی تماشا ایک
تو ہے مولا ایک

O

تیری دنیائیں لاکھوں ہیں میری دنیا ایک
کسی عدد سے ضرب تجھے دوں باقی بچے گا ایک

ایک کے اندر ڈوبا ایک
ہم دو ہیں یا ایک
ایک ہے مولا ایک
ایک ہے مولا ایک

O

o

بولتا میں ہوں، حقیقت نظر آئے اس کی
پسِ ہر آئنہ صورت نظر آئے اس کی

ہر سحر ہوتی ہے اس کی ہی اجازت سے طلوع
لمحے لمحے میں صداقت نظر آئے اس کی

ذہنِ انساں کی رسائی سے بہت بالا ہے
نارسائی میں بھی حکمت نظر آئے اس کی

ایک ہو کر بھی وہ موجود ہر اک رنگ میں ہے
یعنی کثرت میں بھی وحدت نظر آئے اس کی

غور کیجئے تو نکل آتے ہیں مطلب کتنے
ذرہ ذرہ مجھے آیت نظر آئے اس کی

ہر برائی پہ ملامت کرے انساں کا ضمیر
دلِ مجرم بھی عدالت نظر آئے اس کی

ہم خریدارِ زمیں اور وہ زمیں کا خالق
حاکموں پر بھی حکومت نظر آئے اس کی

میں ہوں زندہ تو مظفرؔ یہ کرم ہے اس کا
میری ہر سانس میں قدرت نظر آئے اس کی

O

مجھے بھی یا رب قبول کرنا

میں خاک پائے محمدیؐ ہوں

امام عالم کا مقتدی ہوں

مجھے فنافی الرسول کرنا

مجھے بھی یا رب قبول کرنا

وہ سبز گنبد میں رہنے والا

مکان بے حد میں رہنے والا

حصار کونین ذات جس کی

میں اس محمدؐ میں رہنے والا

پناہ دے اس کی بے پناہی

مجھے قیامت میں بھی الٰہی

اسی کے ہاتھوں وصول کرنا

مجھے بھی یا رب قبول کرنا

بنا تصورؔ نظر سے گزرے
بغیر آہٹ کےؔ دل میں اترے
میں اس کے دریا میں ڈوب جاؤں
تو مجھ کو گہرائی لے کے ابھرے

دیا محبت کو طول جس نے
کھلائے ہیں مجھ میں پھول جس نے

اسی کے رستے کی دھول کرنا
مجھے بھی یا رب قبول کرنا

لگائے زلفوں میں چاند ڈیرے
سیاہ کملی تلے سویرے
چمکنے والی ہر ایک شے سے
زیادہ روشن حضور میرے

حضور پہ ہے نگاہ میری
بہشت کو جائے راہ می

کرم کا مجھ پر نزول کرنا
مجھے بھی یا رب قبول کرنا

مرا ہر اک سانس اس کا قاری
وہ کشت جاں کی ہے فصل ساری
وہ نور پیکر رقم ہے دل پر
لہو میں گرداں لبوں پہ جاری
مجھے بھی پیارا ہے زندگی سے
میں مر نہ جاؤں کہیں خوشی سے
بغیر غم کے ملول کرنا
مجھے بھی یا رب قبول کرنا

(۲)

بے حسیٔ راہ نما ٹھہری ہے
زندگیٔ خوف قضا ٹھہری ہے

چھن گئیں مجھ سے میری روشنیاں
تیرگیٔ گھر کا دیا ٹھہری ہے

اپنے ہی خوں میں نہا کر نکلوں
چادر زخمٔ قبا ٹھہری ہے

کس کی زنجیر ہلاؤں جا کر
اب تو فریادٔ خطا ٹھہری ہے

بھول بیٹھا ہوں خدا کو شاید
آ کے ہونٹوں پہ دعا ٹھہری ہے

کوئی منزل ہے نہ رستہ میرا
وقت، دیکھے نہ تماشا میرا

پیاس بڑھتی ہی چلی جاتی ہے
سوکھتا جاتا ہے دریا میرا

عکس اسلاف سے شکوہ ہے مجھے
آئنہ ہو گیا دھندلا میرا

مسجد روح میں ہوتی ہے اذاں
رخ نہیں جانب کعبہ میرا

رحم، افلاس پہ میرے یا رب
"یا محمدؐ" ہو وظیفہ میرا

(۲)

دنیا سے دین، دین سے دنیا سنوار دے
دونوں جہان مالک و مولا سنوار دے

فرداؤں میں جلیں مرے امروز کے چراغ
انداز میرے فکر و نظر کا سنوار دے

لکھوں میں پھر عمل سے سفر نامہ حیات
خط میرا صاف کر، مرا املا سنوار دے

گرد و غبار وقت نے پہچان چھین لی
تاریخ کا مری رخ زیبا سنوار دے

ہر ایک بال میں ہے گرہ سی پڑی ہوئی
کہہ دے ہوا سے زلف تمنا سنوار دے

بینائیوں کو سب کی پرو لوں نگاہ میں
سب آئیں مجھ کو دیکھنے ایسا سنوار دے

میں زندگی کو آئنہ خانے میں رکھ سکوں
ہر زاویے سے مجھ کو خدایا سنوار دے

محتاج تیرے عفو و کرم کی ہیں سب رتیں
پت جھڑ سنوار دے مری برکھا سنوار دے

جذبات کے محل میں نہیں تجھ سے مانگتا
میرے ضمیر و ذہن کی کٹیا سنوار دے

قائم یہ سرزمین بھی ہے لاالہ پر
اس کو بھی مثل مکہ و بطحا سنوار دے

O

خدا ہے روشنی جھونکا خدا ہے
نظر منظر ہے آئینہ خدا ہے

سُنے چیونٹی کے چلنے کی بھی آواز
فلک اونچا نہیں اونچا خدا ہے

بنائی جس نے یہ دنیا وہ دنیا
وہی میرا خدا تیرا خدا ہے

نہیں ہے نیند سے اس کا تعلق
ہمیشہ جاگنے والا خدا ہے

نہیں کچھ دسترس سے اس کی باہر
دل، انساں کا ہے، اور رہتا خدا ہے

وہی ماضی وہی ہے حال و فردا
زمانہ نام ہے جس کا خدا ہے

کسی نے مجھ سے جب پوچھا مظفرؔ
دھڑک کر دل ہوا گویا، خدا ہے

(۳)

طالبِ دعا : ابو المیزاب اویس آبؔ رضوی

مجھ سے زیادہ کمتر و کوتاہ کون ہے
تیرے سوا مرا مرے اللہ کون ہے

اپنے ہر ایک اسم گرامی کا واسطہ
ہر اسم کی صفات دوامی کا واسطہ

دل کو نظر کو ذہن کو حالات پر نہ چھوڑ
اک لمحہ کو بھی مجھ کو مری ذات پر نہ چھوڑ

جنت کا اہل بھی نہیں دوزخ سے بھی ڈروں
تیرے کرم کی دوں نہ دہائی تو کیا کروں

www.facebook.com/owaisoloGy

ہر چند تو مجھے مری کوتاہیوں پہ ٹوک
خود تک پہنچنے سے مری آواز کو نہ روک

مایوس ہوں نہ تجھ سے، یہ اعلان ہے ترا
جنت مرے عمل نہیں، احسان ہے ترا

تیری مدد سے مجھ کو ترا راستہ ملے
حاصل ہو تیرا قرب تو اپنا پتہ ملے

تیرا عطا کیا ہوا صبر و رضا نہ ہو
تو مجھ سے تیرا شکر بھی مولا ادا نہ ہو

ہر اک خطائے ظاہر و باطن معاف کر
نوزائیدہ کی طرح مجھے پاک صاف کر

اندر کی آنکھ درد کی آواز کھول دے
مجھ پر مرے ضمیر کے سب راز کھول دے

ملتا ہے ذہن و دل کو سکوں تیری راہ میں
پائی نجات اس نے جو آیا پناہ میں

تاریکیٔ حیات سویرے لیے چلے
جب تک ہوائے دم چلے تیرے لیے چلے

محتاج کتنا ہوں میں، سخی جانتا ہے تو
خاموشیوں کے سرِّ خفی جانتا ہے تو

مشکل سے تو نے مجھ کو نکالا ہے بارہا
پردہ مری برائی پہ ڈالا ہے بارہا

سرزد نہ ہو گناہ کوئی مجھ سے بھول کر
توبہ قبول کر مری توبہ قبول کر

تجھ کو پکارتا ہوں زبان امید سے
محروم حشر میں نہ رہوں تیری دید سے

طوبیٰ کے پیڑ کا مجھے سایا نصیب ہو
میرا قیام میرے نبیؐ کے قریب ہو

بعد فنا بھی تشنگیوں کو غنی کروں
باب فلک کی نہر میں غوطہ زنی کروں

شیطان کی مراد ہو پوری نہ اے خدا
دینا عذات ذلت دوری نہ اے خدا

اپنی عبادتوں میں مسلسل لگائے رکھ
پیاسا ہوں میرے ساتھ یہ بادل لگائے رکھ

یوں اپنی بارگاہ میں اذن قیام دے
ہر ایک سجدے کو مرے عمر دوام دے

جاری رہے ان آنکھوں سے اشکوں کا سلسلہ
جس کو ملا ادھر سے بہت جلد تو ملا

مل جائے تو، تو کچھ بھی نہیں مجھ کو چاہیے
بس علم و حق و عین یقیں مجھ کو چاہیے

O

صفات رحمٰن کا ترانہ ہے جل ھو اللہ
تہائی قرآن کا خزانہ ہے قل ھو اللہ

تمام توحید ہے رسالت ہے آخرت ہے
ہر ایک منزل ہر ایک زمانہ ہے قل ھو اللہ

غلط نہیں ہے جو اس کو قرآن کی آنکھ کہیئے
جمال رب کا نگار خانہ ہے قل ھو اللہ

بنائے ارض و سما ہے رکھی ہوئی اسی پر
حیات انساں کا آب و دانہ ہے قل ھو اللہ

نزول اس کا فلک سے دو مرتبہ ہوا تھا
شعور کی عید کا دوگانہ ہے قل ھو اللہ

جمال بھی ہے امان بھی نور و معرفت بھی
خدا کے عرفان کا بہانہ ہے قل ھو اللہ

پکاری جاتی ہے بیس ناموں سے یہ اکیلی
یقیناً اک سورۂ یگانہ ہے قل ھو اللّٰہ

بلالؓ جس سے ہر اک ستم کا جواب دیے
احد احد کا وہ شادیانہ ہے قل ھو اللہ

عذاب قبر و عذاب دوزخ سے یہ بچائے
ہر ایک برات کا آشیانہ ہے قل ھو اللہ

نسب اگر جاننا ہو خلاق دو جہاں کا
تو اس کی تشریح منصفانہ ہے قل ھو اللہ

پڑھوں مظفرؔ ہیں ایک تسبیح روز اس کی
ذریعہ قرب والہانہ ہے قل ھواللہ

O

طالبِ دعا : ابو المیزاب اویس آبؔ رضوی

www.facebook.com/owaisoloGy

O

جس کی منزل تو نہ ہو وہ راستہ کوئی نہیں
اول و آخر ہے تو تیرے سوا کوئی نہیں

دل ہے تو احساس ہے تو آنکھ تو بینائی تو
تو دکھائی دے رہا ہے دیکھتا کوئی نہیں

تو اجالا ہے میں یہ تو' تو ہے بیداری میں خواب
تو حقیقی رب ہے' تجھ سا دوسرا کوئی نہیں

دور بھی نزدیک بھی' ٹھہراؤ بھی تحریک بھی
نام ہر شے پر لکھا ہے اور پتا کوئی نہیں

رونق کون و مکاں' تنہائی کا تیری ثبوت
نیتوں تک میں ہے تو تجھ سے چھپا کوئی نہیں

قرب تیرا بادشاہی' تیری رحمت دھن ہی دھن
تو ہے کیا سب کچھ ہے مولا میں ہوں کیا' کچھ بھی نہیں

سن لیا کرتا ہوں تجھ کو میں سماعت کے بغیر
تیری چپ کے سامنے میری نوا کچھ بھی نہیں

O

طالبِ دعا : ابو المیزاب اویس آبؔ رضوی

ہر ایک فکر کو معلوم آشنا کر دے
خدا مجھے مرا مفہوم آشنا کر دے

قدم اٹھایا کروں تیرا فیصلہ پڑھ کر
نصابِ عمر کو مقصوم آشنا کر دے

ہر ایک راہ سے آواز دے کے گزروں گا
ہر اک مقام کو موسوم آشنا کر دے

پکارتا ہے ترا رحم نیک بندوں کو
تو معصیت کو بھی معصوم آشنا کر دے

دلوں میں بن کے بٹھا اپنا خوف بھی یا رب
ستمگروں کو بھی مظلوم آشنا کر دے

وجود رکھتے ہوئے بھی عدم کی سیر کروں
حیاتِ عشق کو مرحوم آشنا کر دے

www.facebook.com/owaisoloGy